فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

فتاویٰ عالمگیری

اردو جدید

مترجم

مولانا سید امیر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ

تسہیل و عنوانات

مولانا ابو عبید اللہ

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

فَقِیہٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

فتاویٰ عالمگیری
جدید اردو

جلد دوم

مترجم
مولانا سیّد امیر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ
مصنف تفسیر مواہب الرحمٰن و عین الہدایہ وغیرہ

تسہیل و عنوانات
مولانا ابو عبید اللہ
خطیب جامع مسجد رحمۃ للعلمین
ڈیفنس روڈ لاہور

- کتاب الصوم
- کتاب الحج
- کتاب النکاح
- کتاب الرضاع
- کتاب الطلاق

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب ـــــــ فتاویٰ عالمگیری اردو جدید

مترجم ـــــــ مولانا سید امیر علی رحمۃ اللہ تعالےٰ

تسہیل وعنوانات ـــــــ مولانا ابو عبید اللہ

تصحیح ـــــــ طارق اسمٰعیل صاحب ایم اے اسلامیات

مطبع ـــــــ علی اعجاز پرنٹرز

ناشر ـــــــ مکتبہ رحمانیہ

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

ور جو چیزیں کہ سنت اور آداب ہیں ان کے چھوٹنے میں کچھ واجب نہیں ہوتا لیکن برائی ہے یہ شرح طحاوی میں لکھا ہے جن چیزوں سے حج میں پرہیز کرتے ہیں وہ دو قسم ہیں ایک تو وہ کہ اپنی ذات میں کرے اور وہ چھ ہیں جماع سر منڈانا' ناخن تراشنے' خوشبو لگانا اور سر اور منہ ڈھکنا اور سلے ہوئے کپڑے پہننا اور دوسری قسم وہ ہے کہ دوسری چیزوں سے کرے اور وہ یہ ہیں حل وحرم میں شکار کو چھڑنا اور حرم کے درخت کاٹنا یہ جامع صغیر میں لکھا ہے جو قاضی خان کی تصنیف ہے اور تحفہ میں اور سوا اس کے اور کتابوں میں بھی یہی ہے یہ نہایہ میں لکھا ہے۔

وہ صورتیں جن میں حج پر جانا مکروہ ہے:

اسی سے ملتے ہوئے مسئلے اگر والدین میں کوئی ناراض ہوں تو حج کو جانا مکروہ ہے لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ باپ بیٹے کی خدمت کا محتاج ہو اور اگر وہ اس کی خدمت کا محتاج نہیں ہے تو حج کے جانے میں مضائقہ نہیں اور اگر ماں باپ نہ ہوں تو دادوں اور دادیوں کا بھی یہی حکم ہے یہ فتاویٰ قاضی خان کے مقطعات میں لکھا ہے سیر الکبیر میں مذکور ہے کہ اگر باپ کے ہلاک ہو جانے کا خوف نہ ہو تو حج کے واسطے نکلنے میں مضائقہ نہیں اور اسی طرح اگر اس کی بی بی اور اولاد اور ان کے سوا وہ لوگ جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اس کے حج کے جانے سے ناراض ہوں اور ان کے ہلاک ہونے کا خوف نہیں ہے تو حج کے واسطے نکلنے میں مضائقہ نہیں ہے اور جو لوگ ایسے ہیں کہ بر تقدیر اس کے حاضر رہنے کے بھی اس پر ان کا نفقہ لازم نہیں ہوتا وہ اگر ناراض ہوں تو اگر چہ ان کی ہلاکی کا خوف ہو تو بھی حج کے واسطے نکلنے میں مضائقہ نہیں یہ محیط میں لکھا ہے فتاویٰ شیخ ابو اللیث میں لکھا ہے کہ اگر کسی کا لڑکا امرد خوبصورت ہو تو باپ کو اختیار ہے داڑھی نکلنے کے وقت تک اس کو حج کے جانے سے منع کرے ملتقط میں ہے کہ حج فرض ماں باپ کی اطاعت سے اولیٰ ہے اور ماں باپ کی اطاعت حج نفل سے اولیٰ ہے اور کبریٰ میں ہے اگر سفر خوفناک ہو جیسے دریا کا سفر تو بغیر اجازت ماں باپ کے حج کو نہ نکلے یہ تاتارخانیہ میں لکھا ہے جس شخص پر قرض ہے اس کو جہاد اور حج کو جانا مکروہ ہے اگر چہ اس کے پاس اس قدر مال نہ ہو کہ اپنے قرض کو ادا کرے لیکن قرض خواہوں سے اجازت حاصل کر کے جانا جائز ہے اگر قرض کا کوئی کفیل ہو تو اگر وہ قرضدار کی اجازت سے کفیل ہوا ہے تو بغیر دونوں کی اجازت کے نہ نکلے اور اگر بغیر اجازت قرضدار کے کفیل ہوا ہے تو جو شخص قرض کا مطالبہ کرتا ہے اس کی بے اجازت نہ نکلے کفیل کی بے اجازت نکلنا جائز ہے یہ فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے۔

باب: ②

میقات کے بیان میں

وہ میقات جن سے بغیر احرام کے آگے بڑھنا جائز نہیں پانچ ہیں اہل مدینہ کے واسطے ذوالحلفیہ اور اہل عراق کے واسطے ذات عراق اور اہل شام کے واسطے جحفہ اور اہل نجد کے واسطے قرن اور اہل یمن کے واسطے ململیم میقات مقرر کرنے سے فائدہ یہ ہے کہ اس کے آگے احرام میں تاخیر کرنا منع ہے یہ ہدایہ میں لکھا ہے اور اگر اس سے پہلے احرام باندھ لے تو جائز ہے اور اگر احرام کے ممنوعات کے صادر ہونے کا خوف نہ ہو تو وہی افضل ہے ورنہ میقات تک احرام میں تاخیر کرنا افضل ہے یہ جوہرۃ النیرہ میں لکھا ہے اور یہ سب میقات ان ملک والوں کے واسطے ہیں جن کی وہ میقات ہیں اور ان کے سوا اور لوگ جو اس طرف سے گذریں ان کے واسطے احرام باندھنے کے وقت ہیں یہ تبیین میں لکھا ہے جو شخص بغیر احرام کے میقات سے آگے بڑھ جائے پھر دوسرے میقات میں چلا جائے اور وہاں سے احرام باندھے تو جائز ہے لیکن اپنے میقات سے اس کا احرام باندھنا افضل ہے یہ جوہرۃ النیرہ میں لکھا اور یہ حکم

ان لوگوں کے واسطے ہے جو اہل مدینہ نہیں ہیں اسلئے کہ اہل مدینہ کو اپنے میقات سے خصوصیت زیادہ ہے یہ سراج الوہاج میں لکھا ہے۔
جو شخص مکہ کو کسی ایسے راستہ سے جائے جو عام راستہ نہیں ہے تو وہ جب ان میقاتوں میں سے کسیٰ میقات کے مقابل ہو تو احرام باندھے یہ محیط سرخسی میں لکھا ہے جو شخص دریا میں سفر کرے اس کے احرام باندھنے کا وقت وہ ہے کہ جب کسی میقات کے مقابل ہو وہاں سے بغیر احرام کے آگے نہ بڑھے یہ سراج الوہاج میں لکھا ہے اور اگر دریا یا خشکی کا راستہ ایسا ہو جائے کہ وہ دونوں میقاتوں میں ہو کر گزرے تو ان میں سے جس کے مقابل ہونے کے وقت چاہے احرام باندھے اور جو میقات اور ہو اس کے مقابلہ سے احرام باندھنا اولیٰ ہے یہ تبیین میں لکھا ہے اور اگر راستہ اس طرح ہو کہ کسی میقات کا مقابلہ نہ ہوتا ہو تو جب مکہ دو منزل رہے تو وہاں سے احرام باندھے یہ بحر الرائق میں لکھا ہے جس شخص کے اہل وعیال میقات میں ہوں یا میقات اور حرم[1] کے درمیان میں ہوں ان کا میقات حج اور عمرہ کے واسطے وہ مقام حل کا ہے جو میقات وحرم کے درمیان میں ہے اور اگر حرم تک احرام میں تاخیر کریں تو جائز ہے یہ محیط میں لکھا ہے مکہ والے حج کے واسطے احرام حرم سے باندھیں اور عمرہ کے واسطے حل سے باندھیں یہ کافی میں لکھا ہے پس جو شخص عمرہ کا ارادہ کرے وہ کسی جانب سے احرام باندھنے کے واسطے حل کو جائے اور تنعیم[2] سے احرام باندھنا افضل ہے یہ ہدایہ میں لکھا ہے۔

آفاقی بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہ ہو:

آفاقی[3] کو جائز نہیں کہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو خواہ حج کی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر داخل ہو گیا تو اس پر حج یا عمرہ لازم ہوگا یہ محیط سرخسی میں لکھا ہے اور جو شخص کہ میقات اور مکہ کے درمیان میں رہنے والا ہے جیسے بستانی تو اس کو جائز ہے کہ اپنی ضرورتوں کے واسطے مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہو لیکن جب حج کا ارادہ کرے گا تو بغیر احرام کے ادا نہ ہوگا اور اس میں کچھ حرج نہیں یہ کافی میں لکھا ہے اور اسی طرح اگر مکہ کا رہنے والا لکڑیاں یا گھاس لینے کو حل کی طرف کو جائے پھر مکہ میں داخل ہو تو اس کو بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے اور آفاقی اگر اہل بستان میں شامل ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے یہ محیط سرخسی میں لکھا ہے۔

باب : ۳

احرام کے بیان میں

احرام کے ارکان وشرائط:

احرام کے واسطے ارکان بھی ہیں اور شرطیں ہیں رکن یہ ہے کہ اس سے کوئی ایسا فعل پایا جائے جو حج کے خصائص میں سے ہو اور وہ دو قسم ہے پہلے قسم قول ہے یعنی یوں کہے: لبيك اللّٰهم لبيك لا شريك لك اور یہ ایک بار کہنا شرط ہے اور اس سے زیادہ سنت

---

۱ حرم مدینہ کی جانب مکہ سے تین میل تک ہے اور عراق اور طائف کی جانب سے سات میل تک ہے اور جدہ کی جانب دس میل تک اور جعرانہ کی جانب میں سات میل تک شامی میں لکھا ہے کہ حرم کے حدود مقرر کرنے کے لئے سب طرف علامتیں حضرت ابراہیم نے نسب کی تھیں وہ سب مقامات جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو بتلائے پھر رسول ﷺ نے اس کی حدیں بنوائیں ان کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کے بعد حضرت عثمانؓ نے ان کے بعد امیر امعاویہؓ نے وہ حدیں بنوائیں اور ان کی علامتیں سب طرف ابھی تک موجود ہیں مگر جدہ اور جعرانہ کی طرف کوئی علامت منصوب نہیں ہے۔

۲ تنعیم: مکہ کے قریب ایک موضع مسجد عائشہؓ کے پاس ہے اور حل کے مواضعات میں وہ سب سے زیادہ مکہ سے قریب ہے۔

۳ آفاقی وہ شخص ہے جو میقات سے باہر کا رہنے والا ہو۔

ان لوگوں کے واسطے ہے جو اہل مدینہ نہیں ہیں اسلئے کہ اہل مدینہ کو اپنے میقات سے خصوصیت زیادہ ہے یہ سراج الوہاج میں لکھا ہے۔
جو شخص مکہ کو کسی ایسے راستہ سے جائے جو عام راستہ نہیں ہے تو وہ جب ان میقاتوں میں سے کسی میقات کے مقابل ہو تو احرام باندھے یہ محیط سرخسی میں لکھا ہے جو شخص دریا میں سفر کرے اس کے احرام باندھنے کا وقت وہ ہے کہ جب کسی میقات کے مقابل ہو وہاں سے بغیر احرام کے آگے نہ بڑھے یہ سراج الوہاج میں لکھا ہے اور اگر دریا یا خشکی کا راستہ ایسا ہو جائے کہ وہ دونوں میقاتوں میں ہو کر گزرے تو ان میں سے جس کے مقابل ہونے کے وقت چاہے احرام باندھے اور جو میقات اور ہو اس کے مقابلہ سے احرام باندھنا اولیٰ ہے یہ تبیین میں لکھا ہے اور اگر راستہ اس طرح ہو کہ کسی میقات کا مقابلہ نہ ہوتا ہو تو جب مکہ دو منزل رہے تو وہاں سے احرام باندھے یہ بحر الرائق میں لکھا ہے جس شخص کے اہل وعیال میقات میں ہوں یا میقات اور حرم[1] کے درمیان میں ہوں ان کا میقات حج اور عمرہ کے واسطے وہ مقام حل کا ہے جو میقات و حرم کے درمیان میں ہے اور اگر حرم تک احرام میں تاخیر کریں تو جائز ہے یہ محیط میں لکھا ہے مکہ والے حج کے واسطے احرام حرم سے باندھیں اور عمرہ کے واسطے حل سے باندھیں یہ کافی میں لکھا ہے پس جو شخص عمرہ کا ارادہ کرے وہ کسی جانب سے احرام باندھنے کے واسطے حل کو جائے اور تنعیم[2] سے احرام باندھنا افضل ہے یہ ہدایہ میں لکھا ہے۔

آفاقی بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہ ہو:

آفاقی[3] کو جائز نہیں کہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو خواہ حج کی نیت کرے یا نہ کرے اور اگر داخل ہو گیا تو اس پر حج یا عمرہ لازم ہوگا یہ محیط سرخسی میں لکھا ہے اور جو شخص کہ میقات اور مکہ کے درمیان میں رہنے والا ہے جیسے بستانی تو اس کو جائز ہے کہ اپنی ضرورتوں کے واسطے مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہو لیکن جب حج کا ارادہ کرے گا تو بغیر احرام کے ادا نہ ہوگا اور اس میں کچھ حرج نہیں یہ کافی میں لکھا ہے اور اسی طرح اگر مکہ کا رہنے والا لکڑیاں یا گھاس لینے کو حل کی طرف کو جائے پھر مکہ میں داخل ہو تو اس کو بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے اور آفاقی اگر اہل بستان میں شامل ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے یہ محیط سرخسی میں لکھا ہے۔

باب : ③

احرام کے بیان میں

احرام کے ارکان وشرائط:

احرام کے واسطے ارکان بھی ہیں اور شرطیں ہیں رکن یہ ہے کہ اس سے کوئی ایسا فعل پایا جائے جو حج کے خصائص میں سے ہو اور وہ دو قسم ہے پہلے قسم قول ہے یعنی یوں کہے: لبیك اللّٰهم لبيك لا شريك لك اور یہ ایک بار کہنا شرط ہے اور اس سے زیادہ سنت

---

۱ حرم مدینہ کی جانب مکہ سے تین میل تک ہے اور عراق اور طائف کی جانب سے سات میل تک ہے اور جدہ کی جانب دس میل تک اور جعرانہ کی جانب میں سات میل تک شامی میں لکھا ہے کہ حرم کے حدود مقرر کرنے کے لئے سب طرف علامتیں حضرت ابراہیم نے نسب کی تھیں وہ سب مقامات جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو بتلائے پھر رسول ﷺ نے اس کی حدیں بنوائیں ان کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کے بعد حضرت عثمانؓ نے ان کے بعد امیر معاویہؓ نے وہ حدیں بنوائیں اور ان کی علامتیں سب طرف ابھی تک موجود ہیں مگر جدہ اور جعرانہ کی طرف کوئی علامت منصوب نہیں ہے۔

۲ تنعیم: مکہ کے قریب ایک موضع مسجد عائشہؓ کے پاس ہے اور حل کے مواضعات میں وہ سب سے زیادہ مکہ سے قریب ہے۔

۳ آفاقی وہ شخص ہے جو میقات سے باہر کا رہنے والا ہو۔